مولانا محمد جعفر پھلواروی

امام شوکانی

حالات

ان کا نام محمد بن علی بن محمد ہے ان کی کنیت ابو علی اور لقب جمال الاسلام ہے۔ یمن میں ۱۱۷۷ھ میں پیدا ہوئے۔ قبیلہ شوکان سے تعلق رکھنے کی وجہ سے شوکانی کہے جاتے ہیں۔ یمن کا دارالسلطنت صنعاء ہے جہاں یہ پیدا ہوئے اس لیے انھیں صنعانی بھی کہتے ہیں۔ ۱۲۰۹ھ میں انھیں امام منصور باللہ علی بن عباس کی طرف سے صنعا کا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ یمن کے متعلق ایک ارشاد نبوی یوں بیان کیا جاتا ہے کہ الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ[۱]۔ ایمان تو یمنیوں کا ہے اور حکمت بھی اہلِ یمن ہی کی ہے۔ اہلِ یمن عموماً نرم دل ہوتے تھے۔ مصافحے کا رواج بعہدِ نبوت اہلِ اسلام میں یمن ہی سے آیا ہے۔ یمن ایک لحاظ سے تمام دنیا کی اسلامی حکومتوں میں ایک خاص امتیاز رکھتا ہے۔ چند سال پہلے تک یہاں کا نظام بیک وقت مذہبی بھی تھا اور سیاسی بھی۔ یہاں نہ نظامِ خلافت تھا نہ نظامِ ملوکیت، نہ آمریت نہ جمہوریت۔ یہاں ابتدا ہی سے نظامِ امامت رہا ہے۔ یہی امام یمن کا صدر، ڈکٹیٹر، بادشاہ اور دینی پیشوا سب کچھ ہوتا تھا۔ اسے امام کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ مذہباً زیدی شیعہ ہیں جو اثنا عشری اور اسماعیلی فرقوں سے بہت مختلف ہیں مثلاً:

۱۔ یہ لوگ زید بن علی بن حسین بن علی کی امامت کے قائل ہیں جو بارہ پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اسماعیلی امامت کی طرح یکے بعد دیگرے حاضر امام ہوتا ہے اور کوئی امام غائب نہیں ہو گیا۔

۲۔ ان کے ہاں ظاہر شریعت ہے۔ اسماعیلیوں کی طرح باطنیت کا عنصر نہیں۔

۳۔ صحابہ میں یہ حضرت علی کو افضل مانتے ہیں مگر خلفائے ثلاثہ کو برحق خلیفہ مانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ افضل کی موجودگی میں غیر افضل بھی خلیفہ برحق ہو سکتا ہے۔

غرض شیعہ فرقوں میں جو فرقہ سنیوں سے قریب ترین ہے وہ یہی زیدی فرقہ ہے اور یمن میں ان

کی غالب اکثریت ہے۔ اسی زیدی گھرانے میں امام شوکانی پیدا ہوئے لیکن یہ ان معنوں میں امام نہ تھے جن میں "امام یمن" ہوتا ہے بلکہ اس مفہوم میں امام ہیں جس میں امام غزالی، امام رازی وغیرہ ہیں یعنی یہ امام علم ہیں اور اپنے دفورِ علم کی وجہ سے امام مانے جاتے ہیں۔ ان کے بعد یمن کی تاریخ میں اتنا بڑا کوئی عالم نہیں پیدا ہوا۔ فقہ، اصولِ فقہ، حدیث، اصولِ حدیث، تفسیر و اصولِ تفسیر، صرف، نحو، منطق غرض تمام رائج الوقت علوم میں انھیں کامل دستگاہ تھی جس پر ان کی بے شمار تصانیف شاہد ہیں۔

شوکانی کے اساتذہ کی تعداد بہت ہے۔ ان میں قابلِ ذکر یہ حضرات ہیں: امام عبدالقادر بن احمد بن ناصر، علی بن ابراہیم بن علی، صدیق بن علی مزجاجی، یوسف بن محمد مزجاجی، حسن بن اسماعیل بن حسین مغربی وغیرہم۔

بعض علما سے یہ روایت بھی کرتے ہیں مثلاً: محمد حیات سندھی مدنی، ابوالحسن سندھی، سید محمد اسماعیل امیر، عبدالخالق مزجاجی وغیرہم سے شوکانی کو اخذ و سماع حاصل ہے۔ بے شمار اہلِ علم نے شوکانی سے اخذ و استفادہ کیا ہے۔ چونکہ شوکانی علومِ حدیث میں غیر معمولی مقام رکھتے تھے، اس لیے ان کی شاگردی اور اجازتِ حدیث لوگوں کے لیے باعثِ فخر سمجھی جاتی تھی۔

شوکانی اگرچہ زیدیہ فرقے کے گھرانے میں پیدا ہوئے تھے لیکن یہ دراصل خود درجۂ اجتہاد پر فائز تھے۔ اصول میں تو ائمہ اربعہ کے مسلک سے الگ نہ ہوتے تھے لیکن فروع میں کسی کے مقلد نہ تھے بلکہ اپنے اجتہاد پر عمل کرتے تھے۔ روایت و درایت کے خلاف جو بات بھی انھیں نظر آتی تھی خواہ وہ کسی مسلک میں ہو اس پر بے دھڑک تنقید کرتے تھے۔ خود زیدی مسلک پر بھی تنقید کرنے میں کوئی تامل نہ کیا۔ زیدی عوام اسی لیے ان سے سخت ناراض تھے۔ ایک بار تو ان زیدی عوام نے شوکانی کے گھر کا محاصرہ کر لیا لیکن جوں ہی یہ گھر سے نکل کر باہر سامنے آئے سارے گھیراؤ کرنے والے بھاگ کھڑے ہوئے۔ شوکانی کی علمی ہیبت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے۔ صنعاء کا حاکم اگرچہ خود کٹر زیدی تھا لیکن شوکانی کا اس قدر احترام کرتا تھا کہ ان کی رائے کے خلاف کوئی شرعی، ملکی اور مالی قدم نہیں اٹھا سکتا تھا۔ شیخ محمد بن قاضی محسن انصاری نے نواب سید صدیق حسن خاں سے حدیدہ میں بیان کیا کہ فرمانروائے صنعا کہتا تھا کہ مجھے اللہ کے بعد صرف ایک ہی شخصیت سے خوف آتا ہے اور وہ ہے شوکانی۔

تصانیف

شوکانی کی تصانیف بہت ہیں۔ نواب سید صدیق حسن خاں صاحب نے اتحاف النبلا میں ان کی جن تصانیف کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ فتح القدیر تفسیر القرآن الکریم (چار ضخیم جلدوں میں) یہ تفسیر اب چھپ چکی ہے۔ راقم الحروف (محمد جعفر پھلواروی) نے نواب صاحب کے کتب خانے (واقع لال باغ لکھنؤ) میں اس کا قلمی نسخہ دیکھا ہے۔ اُس وقت (۱۳۲۵ھ) تک یہ طبع نہیں ہوئی تھی۔ اس کی عبارت سے نواب صاحب کی تفسیر فتح البیان کی عبارت اتنی ملتی جلتی ہے کہ بعض جگہ تو صفحے کا صفحہ یکساں ہے۔ (۲) نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار (چار جلدوں میں) راقم الحروف اس کتاب پر مختصر سا تبصرہ المعارف کی کسی اشاعت میں کر چکا ہے۔ اعادے کی ضرورت نہیں۔ فتح القدیر اور نیل الاوطار کو متحدہ ہندوستان میں سب سے پہلے متعارف کرانے والے نواب صاحب ہی ہیں جو یمن سے لائے تھے۔ (۳) الدرر البہیۃ اور اس کی شرح۔ (۴) الدراری المضیۃ۔ (۵) رفع الریبۃ فی مسئلۃ الغیبۃ۔ (۶) شرح الصدور فی تحریم رفع القبور۔ (۷) ارشاد السائل الی دلیل المسائل۔ (۸) التوضیح فیما جاء فی المنتظر والمسیح۔ (۹) الابحاث الوضیۃ فی الکلام علی حدیث "حب الدنیا راس کل خطیئۃ"۔ (۱۰) تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین۔ (۱۱) الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ۔ یہ کتاب ہندوستان میں چھپی اور اسے سب سے پہلے مولانا عبدالحی فرنگی محلی یہاں لائے تھے۔ مولانا موصوف نے شوکانی کی سندِ حدیث بطریق اجازہ بالکتابۃ بھی صغر سنی میں حاصل کی تھی۔ (۱۲) تحریر الدلائل علی مقدار ما یجوز بین الامام والموتم من الارتفاع والانخفاض والبعد والحائل۔ (۱۳) کشف الاستار عن حکم الشفعۃ بالجوار۔ (۱۴) اشراق النیرین فی بیان الحکم اذا تخلف عن الوعد احد الخصمین۔ (۱۵) وبل الغمام علی شفاء الاوام۔ (۱۶) ادب الطلب ومنتہی الارب۔ (۱۷) ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول۔ اس میں فاضل مصنف نے اہلِ سنت کے چاروں مذاہب کے اصولِ فقہ کو یکجا کر کے دلائل سے کسی اصول کو راجح اور کسی کو مرجوح قرار دیا ہے۔ (۱۸) السیل الجرار المتدفق علی حدائق الازہار۔ (۱۹) کتاب فی الاشتقاق۔ (۲۰) الفتح الربانی فی فتاوی الشوکانی (چار جلدوں میں) جس میں عجیب و غریب رسائل و مسائل ہیں۔ (۲۱) ارشاد الثقات الی اتفاق الشرائع علی التوحید والمعاد والنبوات۔ یہ کتاب ایک یہودی موسیٰ بن میمون اندلسی کے رد میں ہے۔ (۲۲) الطود المنیف

فی الانتصاف للسعد علی الشریف - یہ اس مسئلے پہ ہے جس پہ سعد و شریف کے درمیان تیمور لنگ سمرقندی کے سامنے مناظرہ ہوا تھا - (۲۳) شفاء العلل فی زیادۃ الثمن لمجرد الاجل - (۲۴) طیب النشر فی مسائل العشر- یہ قاضی عبد الرحمان کے جواب میں لکھی گئی تھی - (۲۵) الصوارم الہندیۃ المسلولۃ علی الریاض الندیہ ابطال قول من اوجب غسل الفرجین - (۲۶) القول الصادق فی الامام الفاسق - (۲۷) تشنیف السمع بابطال ادلۃ الجمع - (۲۸) رسالۃ فی حد السفر الذی یجب معہ قصر الصلوٰۃ - (۲۹) القول المحرر فی لبس المعصفر وسائر انواع الاحمر - (۳۰) ابطال دعوی الاجماع علی تحریم مطلق السماع - یہ ان لوگوں کی تردید میں لکھی ہے جو ہر قسم کے گانے بجانے کو حرام کہتے ہیں - اس کا ذکر میرے گزشتہ مضمون میں بھی ہے اور میری کتاب "اسلام اور موسیقی" میں بھی ہے - (۳۱) زہر النسرین الفائح بفضائل العمرین - (۳۲) عقود الجمان فی بیان حدود البلدان - (۳۳) اتحاف المہرۃ فی الکلام علی حدیث لا عدوی ولا طیرۃ - (۳۴) ارشاد الغبی علی مذہب اہل البیت فی صحب النبی - (۳۵) دفع الجناح عن باقی المباح ہل ہو مامور بہ ام لا - (۳۶) ارشاد المستفید الی دفع کلام ابن دقیق العید فی الاطلاق والتقیید - (۳۷) البحث المشعر عن تحریم کل مسکر - (۳۹) الرسالۃ المکملۃ فی ادلۃ البسملہ - (۴۰) رسالۃ فی رفع المظالم والمآثم - وغیرہا - [۵]

شوکانی کی تصانیف نادرۂ روزگار ہیں - معاصر علما میں ان کا کوئی ہمسر نہیں چہ جائیکہ ان کے بعد ہوں -

شوکانی کے فرزند شیخ احمد بھی صحیح معنوں میں اپنے والد کے جانشین تھے - کامل محدث و فقیہ تھے - والد کی طرح درس، افتا اور اجازت و سماع حدیث کا فرض انجام دیتے تھے - ایسے لائق فرزند کو باپ کی موجودگی ہی میں خدا نے اپنے پاس بلا لیا - مگر شوکانی کا حوصلہ تھا کہ فریاد و فغاں سے بالکل محترز رہے - شیخ احمد کی عمر اس وقت بیس سال کے لگ بھگ تھی - تقریباً ایک ماہ بعد شوکانی بھی دنیا سے رخصت ہو گئے اور یمن پھر ویسا عالم نہ پیدا کر سکا - صرف شوکانی ہی نہیں بلکہ ان کے بہتیرے شاگرد بھی فروع میں اپنے اجتہاد پر عمل کرتے تھے اور کسی خاص مسلک کے مقلد نہ تھے -

شاعری

شوکانی کو شعر و ادب میں خاصی دستگاہ حاصل تھی - ان کے چند اشعار ملاحظہ ہوں :

---

[۵] ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون (مؤلفہ اسماعیل پاشا بن محمد امین بن میر سلیم بابانی بغدادی) میں مزید تینتیس [۳۳] کتابوں کا ذکر کیا ہے -

قالوا أتيت مؤخرا ۔۔۔ فأجبت دار الخلد أخرى

لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم سب اخیر زمانے میں پیدا ہوئے میں نے جواب دیا کہ دار الخلد بھی آخر ہی میں ہوگا۔

وختام خير الرسل صار ۔۔۔ من الجميع أجل قدرا

ختم المرسلین بھی آخر میں آئے اور منزلت میں سب سے بازی لے گئے۔

وتأخر الأسحار صيرها ۔۔۔ بحسن الوصف أحرى

وقت سحر کو تاخیر ہی نے حسنِ صفت کا حق دار بنا دیا ہے۔

والخنصر الصغرى علت ۔۔۔ وتختمت تبرا ودرا

چھنگلیا (آخری چھوٹی انگلی) بلند مرتبہ ہوتی ہے جو سونے اور موتی کی انگوٹھی پہنتی ہے۔

وترى السنان وإن تأخر ۔۔۔ في الرماح يعل صدرا

نیزے کی نوک اگرچہ آخر میں ہوتی ہے مگر سینے کو وہی زخمی کرتی ہے۔

سبق الهلال البدر لا ۔۔۔ كن لم يصر بالسبق بدرا

ہلال بدر سے پہلے ہوتا ہے لیکن بدر پر سبقت نہیں لے جا سکتا۔

شوکانی کی مدح میں بہت سے اہلِ علم نے اشعار کہے ہیں۔ ان میں علامہ لطف اللہ بن احمد جحاف یمنی۔ فخر الاسلام عبد اللہ بن علی الحلال یمنی بھی ہیں۔ طوالت کی وجہ سے ہم اسے نظر انداز کر کے صرف ایک مسقطی ادیب کے اشعار نقل کرتے ہیں ؎

يا من أتى صنعاء يبغي مفخرا ۔۔۔ ويريد مجدا وعلو الشان

جو صنعا میں قابلِ فخر عزت اور بلند رتبہ حاصل کرنے کے لیے آئے۔

فليأت نادي حبرها وعميدها ۔۔۔ قطب الكمال محمد الشوكاني

اسے چاہیے کہ صنعا کے قابلِ اعتماد، قطبِ کمال عالم محمد شوکانی کی محفل میں جائے۔

حبر تدفق مثل بحر علمه ۔۔۔ هذا وليس له بصنعا ثاني

یہ وہ عالم ہے جس کا علم سمندر کی طرح موجیں مارتا ہے۔ اور صنعا میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔